ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ -۱۷)

ڈاکٹر مظہر طلعت
ٹیچنگ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد اسحاق خان
اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (اُردو)
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

- **ایس ڈبلیو فیلن کے محکمہ لغت میں شامل معاونین**

لیلیٰ عبدی خجستہ

اردو ادب میں مستشرقین کی ادبی اور علمی خدمات تاریخ اردو ادب میں سنہرے الفاظ میں یاد کی جاتی ہیں۔لیکن ایس ڈبلیو فیلن جیسے مغربی لغت نویس کا ذکر کم کم ہی ملتا ہے۔مصنفہ نے اپنے مقالے میں ایس ڈبلیو فیلن کے اردو زبان اور لغت نویسی کے ذیل میں کیے گئے علمی کاموں کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔مصنفہ نے ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن کے علمی کام کا بھرپور احاطہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن نے لغت نویسی کے علاوہ نصابی کتب اور ریڈر اور سائنسی کتابوں کا سلسلہ شروع کیا۔ ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن کی علمی خدمات مصنفہ کے بقول اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری الفاظ میں یاد کی جائیں گی۔

- **ردتشکیل اور تصور غیر** (ژاک دریدا اور پروفیسر رچرڈ کرنی کے مابین ایک گفتگو)

ڈاکٹر قیصر شہزاد

ردتشکیل اور تصور غیر کے عنوان سے مصنف نے مشہور فرانسیسی فلسفی ژاک دریدا اور پروفیسر رچرڈ کرنی کے مابین ایک گفتگو کا ترجمہ پیش کیا ہے۔اس ترجمے پر مصنف نے اپنا ایک تبصرہ بھی دیا ہے۔ دریدا کے گنجلک طریقہ کلام کی بنا پر مصنف کو ترجمے کے حوالے سے اردو زبان کی غرابت کا احساس تو ہوا لیکن صاحب ترجمہ نے اپنی اردو زبان کی اہلیت سے بھرپور کام لیتے ہوئے ترجمے کو اصل متن سے قریب رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور ردتشکیل جیسے فلسفے کے مسائل کو قابل قرات بنایا ہے۔

- **نطشے اور دوستوئیفسکی کا تصورِ مافوق انسان**

ڈاکٹر مظہر طلعت

مذہب اور فلسفہ ہر دو موجودہ انسان کی صورت حال سے بے اطمینانی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں علماء اور فلسفیوں نے ایک بہتر اور کامل انسان کے وجود میں آنے کی خواہش کا بارہا اظہار کیا ہے۔ ہائیڈیگر نے نطشے کے تصورِ مافوق انسان پر اپنے مضمون میں روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے نطشے کے تصورِ انسان کے علاوہ انیسویں صدی کے مشہور ادیب دوستوئیفسکی کے تصورِ مافوق انسان کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔

- **ہوریس کے تنقیدی نظریات**

محمد اشرف مغل

مغربی تنقید میں ارسطو کے بعد ہوریس کے تنقیدی نظریات مغربی تنقید کا سنگ میل ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں مصنف نے ہوریس کی سوانحی عمری اور ہوریس کی تصانیف اور ہوریس کے تنقیدی نظریات سے بحث کی ہے۔ مصنف کا یہ خیال ہے کہ ارسطو کی تنقید میں فلسفیانہ مباحث زیادہ ہیں۔ جبکہ ہوریس کی تنقید خالص شعر و ادب کے دائرے میں رہتی ہے۔ ہوریس کی تمام کتابیں منظوم ہیں، کسی میں جنگی واقعات، کسی میں قصائد، کسی میں طنزیہ اور کچھ کتابوں کا پس منظر سیاسی ہے۔ مصنف نے ہوریس کے ادبی و شعری نظریات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

- **شناخت کا قضیہ: کلی قریشی اور فہمیدہ ریاض کے ہاں تانیثیت کا دوراہا**

محمد الیاس

صاحبِ مضمون نے اردو ادب میں تانیثیت کے نظریے کی جدلیات کے انکشاف کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے کلی قریشی کی شاعری میں تانیثی عناصر کی کھوج لگائی ہے۔ مضمون نگار نے تانیثیت کے مسائل کے ساتھ ساتھ پاکستانی معاشرے میں ثقافتی شناخت اور مذہبی شناخت ہر دو کو حوالہ بناتے ہوئے ثقافتی اکائیوں کی پاکستانی سماج میں صورتحال کی عکاسی کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔

- **غالبؔ کی اختراعی تراکیب**

نبیلہ ازہر

زیرِ نظر مضمون غالبؔ شناسی میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس مضمون میں مصنفہ نے غالبؔ کی شاعری پر بحث کرتے ہوئے غالبؔ کی لفظ شناسی اور غالبؔ کی تراکیب کی اختراعات کو موضوعِ بحث بناتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ غالبؔ اپنے عہد کے بہت بڑے لفظ شناس تھے۔ غالبؔ معنیاتی توسیع کی غرض سے نو بہ نو تراکیب بناتے ہیں اور دو لفظوں کا رشتہ اتنا مضبوط استوار کرتے ہیں کہ تراکیب 'گنجینۂ معنی' کا طلسم بن جاتی ہے۔ مصنفہ نے غالبؔ کی منفرد اور نئی تراکیب کو استعمال کر کے شعر کو سنوارنے کے عمل کی طرف بھی نشاندہی کی ہے۔

- **ماں بولی (پنجابی) کا قومی زبان (اردو) سے تعلق**

ڈاکٹر بتول زَہرا

زیرِنظر مقالہ ماں بولی (پنجابی) کے قومی زبان (اُردو) سے تعلق کو زیر بحث لاتا ہے۔ مصنفہ نے پنجابی زبان کے تاریخ ارتقا اور پنجابی زبان کی موجودہ صورت حال کا احاطہ کیا ہے۔ مضمون پنجابی زبان کو اردو زبان سے بہت گہرے تعلق میں پرویا ہوا ثابت کرتا ہے۔ مصنفہ نے اردو، ہندی اور پنجابی کے تعلق پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مصنفہ کے خیال میں صوفیاء شعراء کا کلام پنجابی زبان میں لکھے جانے کی وجہ سے عوام کی پہنچ تک دستیاب ہو سکا ہے۔

- **عبدالحلیم شرر کے ناولوں میں تہذیبی و تاریخی شعور**

ڈاکٹر کامران عباس کاظمی

عبدالحلیم شرر اردو میں تاریخی ناول نگاری کے بانی سمجھے جاتے ہے تاہم انہوں نے معاشرتی ناول بھی لکھے ہیں۔ زیرِنظر مضمون میں ان کے معاشرتی ناولوں کے حوالے سے تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں یہ دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ شرر جس لکھنؤ کو مشرقی تمدن کا آخری نمونہ سمجھتے ہیں وہ ان کے ناولوں میں کس طرح اظہار پاتا ہے نیز ان کی عصری سیاسی، تہذیبی، نفسیاتی اور معاشرتی صورت حال کا ادراک کیسے کیا گیا ہے۔

- **غیر افسانوی نثر میں عبدالحلیم شرر کا مقام و مرتبہ**

ڈاکٹر روبینہ شاہین

اس مقالہ میں مصنفہ نے عبدالحلیم شرر کی غیر افسانوی تحریروں کو زیرِ موضوع لا کر عبدالحلیم شرر کی سوانح نگاری، مضمون نگاری، سیرت نگاری اور مزاح نگاری پر روشنی ڈالی ہے۔ مصنفہ کا خیال ہے کہ شرؔر نا صرف ایک اعلیٰ تاریخی ناول نگار تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے غیر افسانوی نثر کے کئی شاہکار تخلیق کیے۔ شرؔر کے نقادوں کا خیال ہے کہ شرؔر کے ناولوں میں حقیقت نگاری کے بجائے رومان اور داستان آفرینی غالب ہے لیکن شرؔر کے مضامین اور سوانح عمریاں حقیقت نگاری کے اصولوں کی بنیاد پر تحریر کی گئی ہے اور نقادوں کا اعتراض شرؔر کی غیر افسانوی نثر کے بارے میں حقیقت سے دور ہے۔

- **محمد حسن عسکری کی معنویت: کل اور آج**

ڈاکٹر عزیز ابن الحسن

اردو تنقید بار بار محمد حسن عسکری کی تنقید کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہے محمد حسن عسکری نے اپنی تنقیدی میں فکری جہتوں کو ہمیشہ اولیت دی انہوں نے اپنے ہم عصر فکری مسائل پر تو خوب لکھا لیکن گہری تنقیدی نظر سے محمد حسن عسکری کے فکری سرمایے میں عسکری کے بعد کے زمانے کے فکری مباحث اور مسائل کے بارے بھی اشارات موجود ہیں۔ عسکری کی تحریروں سے ان مذکورہ جدید مسائل پر اشارات کو اخذ کرتے ہوئے مصنف نے عسکری کی آج کے زمانے میں معنویت تلاش کرنے کی احسن و کمال کوشش کی ہے۔

- **پریم چند: سوزِ وطن اور ریاستی جبر**

ڈاکٹر ارشد محمود آصف (ارشد معراج)

زیرِنظر مضمون میں مصنف نے منشی پریم چند کی افسانہ نگاری کو موضوع بناتے ہوئے منشی پریم چند کے پہلے افسانے دنیا کا انمول رتن جس کی اشاعت پریم چند کے افسانوی مجموعے سوز وطن میں ہوئی تھی کی ضبطگی کی طرف نشان دہی کی ہے۔ نیز مصنف نے انگریزوں کے زیرِ تسلط ہندوستان میں ریاستی جبر اور ادب کے خلاف تادیبی کارروائیوں کو بیان کرتے ہوئے انگریزوں کے نام نہاد جمہوری نظام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

- **حمد کے اولین نقوش اور مصری ادب**

ڈاکٹر صباحت مشتاق

کلاسیکی ادب اور فن کو ہمیشہ قدیم یونان سے وابستہ کیا جاتا ہے لیکن مصری اور عراقی ادب وفن یونان سے اولیت رکھتے ہیں اور قدیم ہیں۔ اسی طرح قدیم مصری ادب کو مذہبی اور غیر مذہبی ادب میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور مذہبی ادب میں ''حمد'' جیسی صنف بھی موجود رہی ہے جس میں کائنات کے خالق کی تعریف اور مدح بیان کی جاتی رہی ہے۔ مصنفہ نے قدیم مصری ادب کی بازیافت کرتے ہوئے مذہبی ادب میں ''حمد'' جیسی صنف کی موجودگی کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔

- **خوشحالؔ و غالبؔ**

ڈاکٹر محمد اسرار خان/ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان

پشتو شاعر خوشحال خان خٹک کے کم وبیش دو سو سال بعد مرزا غالب کا زمانہ ہے۔ غالب نے خوشحال کے کلام کا مطالعہ نہیں کیا لیکن دونوں کے شاعرانہ مضامین اور افکار میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس مقالے ''خوشحالؔ و غالبؔ'' میں دونوں نابغہ شعرا کی فکری مماثلتوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ مصنف نے خوشحال خٹک اور مرزا غالب کی سوانح کی مماثلت کو بھی نمایاں کیا ہے اور جا بجا ہر دو شعرا کے کلام سے مثالیں بھی دی ہیں۔

- **انگریزی اور اردو کے درمیان: پاکستان میں بینک افسروں کے لیے مبنی بر ضرورت کورس**

محمد ابرار انور، ڈاکٹر محمد سفیر، اللہ رکھا ساغر

بزنس کمیونیکیشن ملازمین کی کارکردگی، فرموں کی کامیابی اور معاشی نظام کی مجموعی حیثیت کا اہم حصہ ہے۔ اس مطالعے کا مقصد پاکستان میں بینک افسروں کے لیے ایسا کورس ترتیب دینا تھا جو ان کی روزمرہ کی مقامی ضروریات کو بھی پورا کرے اور بین الاقوامی ماحول میں بھی مددگار ثابت ہو۔

- **مہابیانیوں کا تغیر: برنٹ شیڈوز کا مابعد جدیدی تجزیہ**

عائشہ اشرف / پروفیسر ڈاکٹر منور اقبال احمد

معاصر پاکستانی ادب میں مابعد جدیدی حساسیت شامل ہوتی ہے کیوں کہ یہ ادب جنوبی ایشیا کے ایسے خطے سے وابستہ ہے جو سیاسی، مذہبی، معاشرتی اور ثقافتی کشمکشوں کا شکار رہتا ہے۔ مابعد جدیدی ادب ذات، نسل، قوم، مذہب، ثقافت، علم، انصاف، سائنس اور نو آبادیات کے جدید مہابیانیوں کو للکارتا ہے۔ اس مضمون میں کاملہ شمسی کے ناول برنٹ شیڈوز میں مہابیانیوں پر مابعدجدیدی تنقید کا جائزہ لیا گیا ہے۔

- **انگریزی بہ امر مجبوری اور اردو کا یکجا کرنے والا نعرہ: پاکستان کے لسانی ماحول کا ماضی اور حال**

ڈاکٹر محمد شیراز

انگریزی کے موجودہ عالمی زبان بننے کے پیچھے اس زبان کا ایک نو آبادیاتی ماضی ہے۔ آزادی کے وقت کئی ناگزیر وجوہات سے اس زبان کو ملک کی دفتری زبان بنا دیا گیا۔ تاہم شروع میں یہ عزم کیا گیا تھا کہ اس عارضی انتظام کی جگہ اردو کو ملک کی دفتری زبان بنا دیا جائے گا۔ اس دوران اردو کو تیار کیا جانا تھا تاہم ایسا آج تک نہیں کیا جاسکا ہے اور اس کی وجہ شاید انگریزی کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ ہے جیسا کہ اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔

- **اردو ادب کے انگریزی تراجم کی ضرورت : آہنی پردئے کو چاک کرنے کی استدعا**

ڈاکٹر جمیل اصغر جامی / ڈاکٹر محمد عزیر

ہم اسے عہد حاضر کے لسانی جبر سے تعبیر کریں یا معاصر تہذیبی ارتقا میں ایک اہم منزل قرار دیں، آج کسی بھی ادبی روایت کی بین الاقوامی سطح پر قبولیت کے لیے لازم ہے کہ اس کے شہ پاروں کے انگریزی تراجم کی راہ ہموار کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی ادبی منظر نامے پر آج وہی تحریریں دیکھنے کو ملتی ہیں جو یا تو براہ راست انگریزی میں لکھیں گئیں یا جن کے تراجم اس زبان میں شائع ہو چکے ہیں۔اس حوالے سے اردو ادب کو ایک سنجیدہ چیلنج کا سامنا ہے اور اپنی تمام تر پختگی، خوبصورتی اور برجستگی کے باوجود بین الاقوامی قارئین کے ہاں اس کا تعارف بڑی حد تک مفقود ہے۔ یہ صورت حال مزید گھمبیر ہو جاتی ہے جب ہم اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو تراجم کے تناسب پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ مؤخرالذکر اپنے حجم اور معیار میں اول الذکر سے بہت آگے ہے۔ مستقبل میں اردو ادب دنیا کے اُفق پر کس قدر کامیابی اور قبولیت حاصل کرتا ہے، اس سوال کا مدار اسی تناسب میں ایک درجہ توازن پیدا کرنے پر ہے۔

- **خصوصی بچوں کی تعلیم میں اساتذہ کے ''برن آؤٹ''، تنظیمی ماحول اور قیادتی رویے کا آپس میں تعلق**

ابتسام ٹھاکر، پروفیسر ڈاکٹر ممتاز اختر، ڈاکٹر حمیرا

اس مضمون میں تنظیمی ماحول، قیادتی رویے اور سپیشل ایجوکیشن کے اساتذہ کے ''برن آؤٹ'' کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ مطالعے کے لیے نمونہ پنجاب کے نو اضلاع میں سے لیا گیا ہے۔ ڈیٹا دو سوالناموں کی مدد سے اکٹھا کیا گیا۔ نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ تنظیمی کلچر، قیادت کے رویے اور اساتذہ کے ''برن آؤٹ'' میں منفی تعلق پایا جاتا ہے۔